الکافی

جلد ۵

الشيخ محمد بن يعقوب الكليني المتوفى سنة 329 هجرية

ناشر

حب علی علیہ السلام پبلکیشنز

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب: الکافی جلد ۵

سال طبع: ۲۰۱۱

ناشر: حُب علی علیہ السلام پبلکیشنز

مطبع: عرفان حیدر پرنٹنگ پریس گوجرانوالہ

قیمت: ۵۰۰روپے

ڈسٹری بیوٹر: سید علی حیدر نقوی

03216451214

مقدمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مومنین ومومنات، السلام علیکم! یا علیؑ مدد، اللہ عزّوجلّ اور، معصومین علیہم السلام کی دی ہوئی توفیق سے الکافی عربی کی جلد نمبر 5 کا اردو میں عربی متن کے ساتھ پہلی دفعہ 1432 ہجری بمطابق 2011ء عیسوی میں ترجمہ آپ کے استفادہ کیلئے پیش کیا جارہا ہے۔ اس سے پہلے الکافی کی چار عربی جلدوں کا ترجمہ جو کہ اردو کی نو جلدوں پر مشتمل ہے۔ کئی سال پہلے مرحوم سیّد ظفر حسین صاحب نے کیا اور کچھ وجوہات کی بناء پر یہ کام جاری نہ رہ سکا اور بہت سارے اہم عنوان جو الکافی کی باقی چار عربی جلدوں میں تھے اردو پڑھنے والوں کیلئے دستیاب نہ ہوسکے۔

انشاء اللہ الکافی کی باقی عربی جلدیں (8,7,6) اردو متن کے ساتھ ایک ایک کر کے آپ کے استفادہ کیلئے بہت جلد پیش کر دی جائیں گی۔ آپ کی معلومات کیلئے انتہائی مختصراً الکافی کا تعارف، اس کے جمع کرنے والے یعقوب الکلینی کے ساتھ احادیث کی ضرورت اور افادیت ذیل میں درج ہے۔

الکافی اور یعقوب الکلینی

الکافی، بارہ معصومین علیہم السلام کے ماننے والوں کیلئے حدیث کی ایک بنیادی کتاب ہے جس کو شیخ ابو جعفر محمد بن یعقوب الکلینی نے امام عصرؑعجل کی غیبت صغریٰ کے زمانے میں جمع کیا۔

شیخ یعقوب الکلینی، امام حسن عسکری علیہ السلام کے امامت کے زمانے میں 250 ہجری میں رے کے قریب کلین میں پیدا ہوئے اور تقریباً 20 سال کی محنت کے بعد الکافی کی احادیث جو کہ 16000 سے زائد ہیں جمع کر پائے۔ شیخ کلینی کی وفات 329 ہجری میں واقع ہوئی اور امام عصرؑعجل کی غیبت کبریٰ کا آغاز بھی اسی سال ہوا۔

احادیث کی اہمیت، ضرورت اور افادیت

امام جعفر صادق علیہ السلام کا فرمان ہے کہ ہماری جو حدیث سنو اسے لکھ لو اور پھر اپنے بھائیوں میں نشر کرو اور جب تم مرنے لگو تو اس کو اپنی اولاد میں بطور میراث چھوڑو، ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ لوگ کتابوں سے مانوس ہوں گے (الکافی جلد ا، صفحہ ٦٧)۔

احادیث پر ایک اعتراض عام طور پر کیا جاتا ہے کہ بعض احادیث میں اختلاف پایا جاتا ہے کہ کچھ جھوٹی روایات معصوم علیہ السلام سے منسوب کی گئی ہیں۔ ان تمام سوالات کے جوابات بھی آئمہ اطہار علیہم السلام نے احادیث میں بیان فرمادیے ہیں۔ الکافی کی جلد اوّل کے دو ابواب (19,20) میں احادیث کے اختلاف اور سنت اور قرآن کی پیروی کے مطابق احادیث موجود ہیں۔ ہم اپنے قارئین

www.hubeali.com

سے التماس کرتے ہیں کہ یہ چند ابواب جلد اوّل سے جو کہ ۵۰ صفحات سے بھی کم پر مشتمل ہیں ضرور مطالعہ میں لے آئیں، ان ابواب میں نہایت اہم عنوان جیسے تقلید، بدعت رائے، قیاس وعلم وغیرہ کے بارے میں احادیث موجود ہیں۔
یہاں پر صرف اتنا عرض کرنا کافی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے ایک صحابی سے پوچھا "اگر میں تم سے اس سال ایک حدیث بیان کروں اور دوسرے سال جب تم آؤ تو اس کے خلاف بیان کروں تو تم کس پر عمل کروگے،" صحابی نے عرض کی مولا (علیہ السلام) آخری والی پر۔ امام علیہ السلام نے فرمایا "اللہ تم پر رحم کرے گا۔ (الکافی جلد ۱، صفحہ ۶۷)۔
ابو جعفر علیہ السلام نے اپنے اصحاب کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا "جب تم پر کوئی امر مشتبہ ہو جائے تو تم اس وقت رک جاؤ اور اسے ہماری طرف پلٹا دو (وسائل الشیعہ جلد ۲۷، صفحہ ۶۷) اور مولا علی علیہ السلام نے فرمایا کہ ہماری احادیث جو تمہاری سمجھ میں نہ آئیں، انہیں آئندہ زمانے کے لوگوں کیلئے چھوڑ دو (علل الشرائع، صفحہ ۶)۔
اس لیے بہت ضروری ہے کہ احادیث کو پڑھا جائے اور حدیث فہمی کی صلاحیت پیدا کی جائے۔ جیسا کہ امام علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو دین رجال (یعنی غیر معصوم آدمی) سے لے گا تو دوسرا رجال (یعنی غیر معصوم آدمی) اس سے دین لے جائے گا۔ مگر جو دین قرآن اور حدیث سے لے گا پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹ سکتے ہیں مگر وہ اپنے دین سے نہ ہٹے گا۔ (مستدرک الوسائل، جلد ۱۷، صفحہ ۳۰۷)۔

دور جدید میں وقت کی کمی اور دوسرے معاشی مسائل کے ہوتے ہوئے ایک عام انسان کیلئے دینی علوم کا حاصل کرنا ایک دشوار مرحلہ تصور کیا جاتا ہے جب کہ دوسری طرف دین کو پیشہ بنانے والوں نے اس کا سمجھنا مزید مشکل بنا دیا ہے، جبکہ معصومین علیہم السلام نے اپنی احادیث کے ذریعے اللہ کا پیغام انتہائی آسان الفاظ میں ہم تک پہنچا دیا ہے۔ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ "لوگ تین اقسام میں تقسیم ہوتے ہیں عالم اور طالب علم اور بیکار، پس ہم علماء ہیں۔ ہمارے شیعہ طالب علم ہیں اور باقی سب لوگ بیکار ہیں۔" (وسائل الشیعہ، جلد ۲۷، صفحہ ۶۷)۔ ایک اور حدیث میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے، دیکھا کہ لوگ ایک شخص کے گرد جمع ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بتایا گیا کہ یہ علامہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کہ یہ کس چیز کا علامہ ہے؟ عرض کیا گیا کہ عربوں کے نساب، ناموں، ان کی جنگوں اور زمانہ جاہلیت کے واقعات کا اور شعر وشاعری کا اور عربی زبان کا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ وہ علم ہے جو اپنے عالم کو کوئی فائدہ نہیں دیتا اور جاہل کو کوئی نقصان نہیں پہنچاتا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ علم تو بس تین ہیں۔
۱) آیات محکمات، ۲) (دینی) فرائض، ۳) سنت قائمہ (معصومین علیہم السلام کی سنت) ان کے علاوہ جو کچھ ہے وہ فضول ہے۔ (الکافی جلد ۱، صفحہ ۳۲)۔ لہٰذا ہم کو کسی شخص کا احترام اس کے ظاہری مرتبہ (مال ودولت) اور لباس (عباء قباء) کی وجہ سے نہیں کرنا چاہیے جیسا کہ امام ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ لوگوں کی قدر ومنزلت کا اندازہ اس بنیاد پر کرو کہ وہ ہماری کتنی احادیث بیان کرتے ہیں۔ (الکافی، جلد ۱، صفحہ ۵۰)۔ اس کے علاوہ علم کا حاصل کرنا ہر مومن اور مومنہ پر فرض کیا گیا ہے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنے نوخیز بچوں کو ہماری حدیث پڑھاؤ اس سے پہلے کہ مرجعیہ (اپنی رائے سے فتویٰ دینے والے) تم پر سبقت لے جائیں۔ (الکافی، جلد ۶، صفحہ ۴۷)۔ امیر المومنین علیہ السلام کا فرمان ہے کہ رزق تو تقسیم شدہ ہے لیکن علم کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ (الکافی، جلد ۱، صفحہ ۳۰)۔ علم سے مراد علم حدیث ہے۔

www.hubeali.com

اسی وجہ سے ہمارے لیے یہ بہت اہم ہے کہ ہم اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت پر خصوصی توجہ دیں جیسا کہ مندرجہ ذیل حدیث اس ضرورت کو مزید واضح کرتی ہے۔

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک لڑکے کی طرف نظر کی اور فرمایا افسوس ہے آخر زمانہ کی اولاد پر ان کے آباء کی طرف سے، لوگوں نے پوچھا کیا اس سے مراد آبائے مشرکین ہیں۔ فرمایا آبائے مومنین ہیں۔ وہ لوگ اپنے فرائض کو کچھ بھی نہ جانتے ہوں گے جب وہ اپنی اولاد کو تعلیم دیں گے تو بجائے دینی تعلیم کے دنیاوی تعلیم دیں گے اور تھوڑے سے متاع دنیا پر راضی ہو جائیں گے۔ میں ان سے بری ہوں اور وہ مجھ سے (جامع الاخبار، صفحہ ۱۰۶)۔

لہٰذا جب ہمارے بچے قرآن کو احادیث کی روشنی میں سمجھ پائیں گے تو کسی ذاتی فتویٰ ساز نہ کسی پیر کی کرامات اور نہ ہی شہرت اور ریاست کے بھوکے رہنماؤں سے متاثر ہوں گے اور اپنے عقائد پر احسن طریقے سے حدیث معصوم علیہ السلام کے ذریعے کاربند رہیں گے۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا اے ربیع وائے ہو تجھ پر، ریاست کو طلب نہ کر اور ظالم کے پیچھے نہ چل اور ہمارے ذریعے سے لوگوں کا مال نہ کھا۔ اور ہمارے بارے میں وہ باتیں بیان نہ کر جو ہم اپنے لیے خود نہیں کہتے، روز قیامت تجھے اللہ عزّوجلّ کے سامنے کھڑا ہونا ہے پس اگر تو سچا ہے تو ہم تیری تصدیق کریں گے اور اگر تو جھوٹا ہے تو تیری تکذیب کریں گے (الکافی، جلد ۲، صفحہ ۲۹۸)۔

ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ ”لوگوں کو ہماری معرفت، ہم سے رجوع اور ہمارے سامنے سر تسلیم خم کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔“ پھر فرمایا ”اگرچہ وہ روزے رکھیں اور نمازیں پڑھیں اور لا الہ الا اللہ کی گواہی دیں اور تہیہ کر لیں کہ وہ ہم سے رجوع نہ کریں گے تو وہ ان سب اعمال کے باوجود مشرکین میں سے رہینگے “ (وسائل الشیعہ، جلد ۲۷، صفحہ ۶۷)۔

یہاں پر یہ عرض کرنا بھی بہت ضروری ہے کہ احادیث میں عام فہم الفاظ اور انتہائی واضح طریقے سے معصومین علیہم السلام نے نہایت پیچیدہ اسلوب کو نہایت سادہ اور آسان پیرائے میں ہم پر واضح فرمایا ہے اور ہمیں معاملات نپٹانے اور دینی احکام سلجھانے کیلئے احادیث سے رجوع کرنے کا حکم دیا ہے۔ جیسا کہ امیر المومنین علیہ السلام ابن عباس کو فرماتے ہیں ”ان کے خلاف قرآن سے دلائل پیش نہ کرنا کیونکہ قرآن کی اکثر آیات پر کئی کئی توجیہات کا احتمال ہو سکتا ہے۔ تم کچھ کہو گے اور وہ کچھ اور کہیں گے بلکہ ان پر سنت سے اتمام حجت کرو کیونکہ اس سے گریز کی انہیں کوئی راہ نہ ملے گی۔ (نہج البلاغہ، صفحہ ۸۱۲)۔

آخر میں ہم آپ سے گزارش کرتے ہیں کہ اگر آپ اس ترجمہ میں کوئی غلطی نوٹ فرمائیں تو اپنا فرض ایمانی سمجھتے ہوئے ہمیں ضرور مطلع فرمائیں تا کہ آئندہ کے ایڈیشن میں اس کا ازالہ ہو سکے۔ اس جلد کا ترجمہ سیّد عطاء حسین کاظمی صاحب نے بڑی محنت اور لگن سے مکمل کیا ہے، جس پر ہمارے حبِّ علی علیہ السلام کے اراکین نے نظر ثانی انجام دی اور پوری کوشش کی گئی ہے کہ ترجمہ اور کتابت کی غلطیاں درست کر لی جائیں۔ اس کے باوجود بھی اگر کوئی ہم سے کوتاہی رہ گئی ہو یا اگر کوئی تقصیر ہو گئی ہو تو ہم نہ صرف معصومین علیہم السلام سے معافی کے طلب گار ہیں بلکہ ان تمام مومنین سے بھی جن کو ہماری اس سرگزش سے تکلیف ہوئی ہو۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ

والسلام

اراکین حبِّ علی علیہ السلام

www.hubeali.com